۵۔ علامہ طبرسی:

آیت ﴿ کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ﴾ (البقرۃ) میں خطاب صحابہ کرام سے ہے۔[مسند اهل بيت حديث نمبر ۱۵۷۹، بحواله تفسير مجمع البيان مطبوعه ايران ص ۲۰۲]

۶۔ علامہ فیض اللہ کاشانی متوفی ۱۰۹۳ھ آیت ﴿لقد رضى الله عن المؤمنين﴾ (الفتح ۲۹) کے تحت اپنی تفسیر صافی میں لکھتے ہیں کہ: نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ ان مؤمنوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ کیونکہ حق تعالی نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ان سے راضی ہوگیا ہے۔[۱/۳۳ مطبوعه دارالاشاعت کراچی،مقام صحابه ۶۱]

جناب موصوف آیت ﴿وعد الله الذين امنوا منهم وعملوا الصالحات﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب انصار و مہاجرین کو کہا جائے گا کہ تم جنت میں اپنا ٹھکانا پہچان چکے، یہی ہے وہ جو تمہارا پروردگار فرما چکا کہ بے شک میرے پاس تمہارے لیے بخشش اور اجر عظیم یعنی جنت ہے۔[تفسير صافی ۴۲۴]

ربنا ﴿ ولا تجعل فى قلوبنا غلاً للذين امنوا ربنا إنك رؤف رحيم ﴾

☆☆☆☆☆

سچے موتی

- آباء واجداد کی تقلید بہت بڑی گمراہی ہے۔
- ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی تمام ذمہ داریاں کل کے لیے چھوڑ رکھی ہیں۔
- گیدڑوں کا وہ لشکر جس کا سپہ سالار شیر ہو شیروں کی اس فوج سے بہتر ہے جس کی کمان گیدڑ کے ہاتھ میں ہو۔
- اندھیروں کو کوسنے کی بجائے ایک عدد دیا جلا دو۔
- عقل مند آدمی زبان پر آنے والی ہر بات نہیں کہ سکتا۔
- شکست سے مت گھبراؤ کہ یہی انسان کو ناقابل تسخیر بناتی ہے۔

حالات حاضرہ

سلمان بن یوسف شیگری

مسلمانو! خود کو وقت کی زنجیروں میں جکڑ لو

وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو وقت کی قدر کرتے ہیں۔ وقت کسی کا پابند نہیں ہوتا بلکہ سمجھدار لوگ خود وقت کے پابند ہوا کرتے ہیں۔ قانون الٰہی کے مطابق وقت کا سفر اپنی رفتار سے ہمیشہ جاری رہتا ہے اور روز قیامت تک جاری رہے گا وقت کے اس سفر میں ہر ایک کے لیے کچھ کر گزرنے کے عمدہ مواقع میسر ہیں اور وقت کی ناقدری کرنے والوں کے لیے رنج وملال اور حسرت ویاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اور وقت کی قدر کرنے والوں کے لئے منزلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ قدرت الٰہی سے تمام مخلوقات وقت کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہیں اور پوری کائنات کے نظام میں وقت کا بہت بڑا کردار ہے۔

نظام عالم کی بقا واستحکام میں وقت کا بہت کردار ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مقررہ وقت پر افق سے سورج کا طلوع ہونا اور وقت پر غروب ہو جانا، ایک وقت پر موسموں کا آغاز واختتام اور ایک خاص وقت پر نباتات میں برگ وبار کا آنا اور مرجھا جانا ابتدائے آفرینش سے جاری وساری ہے۔

ایک مقررہ وقت پر انسان وحیوان عالم وجود میں آتے اور ایک مقررہ وقت پر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ۔ اس نظام میں وقت کے اشاروں کو سمجھنے والوں اور اس کے مزاج کو قبول کرنے والوں کے لیے وقت کی قدر شناسی کا وہ جوہر پوشیدہ ہے جو حضرت انسان کو زندگی کے محدود اوقات میں اپنی دنیا وآخرت سنبھالنے کا زریں مواقع فراہم کرتا ہے۔

جب تک کسی کی سانس جاری ہے اور اس میں زندگی کی حرارت باقی ہے تب تک اسے وقت میسر ہے کہ زندگی کے بازار میں بود وباش اختیار کرتے ہوئے روز آخرت کو اپنی نجات کے لیے کچھ سامان کر لے۔

وقت کو کسی کی پروا نہیں، وہ کسی کا انتظار نہیں کرتا، بلکہ اتنی آسانی سے گزر جاتا ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا اور جب اپنی منزل گزر جاتی ہے تو پھر پلٹ کر دیکھتا بھی نہیں۔ ہماری کتاب زندگی میں وقت کے ایک ایک لمحے کا حساب ہے اور ہماری زندگی کی تمام روداد اس میں نقل ہوتی جا رہی ہے۔

قفس عنصری سے روح کی جدائی کے بعد اس کتاب زندگی کے اوراق تہہ کر دیئے جائیں گے۔ اور روز محشر ہر انسان کے تمام اعمال کا جائزہ لینے کے لیے یہ کتاب اس کے ہاتھوں میں سونپ دی جائے گی اور اچھے برے اعمال کی بنیاد پر اللہ رب العزت ان کے لیے سزا وجزا کا اعلان فرمائے گا۔

اگر وقت نے کسی کو ''اچھے دن'' دکھائے ہیں اور جاہ واقتدار یا مال ودولت سے نوازا گیا ہے تو وہ ان پر تکیہ کیے ہرگز اس گمان میں نہ رہے کہ وقت کی رفتار تھم گئی ہے اور عیش وآرام مقدر بن چکا ہے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ قدرت کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے ان تمام اصولوں اور قوانین کی لازمی طور پر پابند کرلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیے گئے ہیں۔ ورنہ .... اس کے تمام مال ومتاع وقت کی ناقدری کی نذر ہو جائیں گے اور اس کی بے لگام زندگی دنیا وآخرت دونوں جگہ اس کے لیے وبال جان بن جائے گی۔ اسی طرح غربت اور مفلسی میں اگر کسی نے صبر وشکر سے کام نہ لیا اور اپنے پروردگار کی رحمتوں اور مہربانیوں سے مایوسی کا اظہار کیا تو...... خدشہ ہی نہیں، یقین ہے کہ ابتلاء وآزمائش کا دور اسے ہلاکتوں میں غرق کر دے گا۔

اسی قانون کا اطلاق ان قوموں پر بھی ہوتا ہے جو مادی قوتوں اور اقتدار کے حصول کی دوڑ میں انسانیت کے تمام اصولوں کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے کمزوروں پر اپنی بالادستی قائم کرنے پر یقین رکھتی ہیں، پھر زمام اقتدار کے اس بیجا استعمال اور فخر وغرور کے فطری اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ زوال ان کا مقدر بن جاتا ہے۔

دنیا جب سے قائم ہے، بیشمار قومیں وجود میں آئیں، بڑے بڑے جوان مردوں وسورماؤں نے جنم لیا اور اپنے آپ کو ناقابل تسخیر قوت ماننے والے حکمرانوں نے اللہ کی اس زمین پر اپنی حاکمیت کا سکہ رائج کرنے کی کوشش کی۔ لیکن حد سے تجاوز کرنے والوں کو قدرت نے کبھی گوارا نہیں کیا اور بے راہ روی وبے اصولی کے سبب وہ تنزلی کے ایسے شکار ہوئے کہ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

جن لوگوں نے بھی قدرت کے آفاقی قوانین پر عمل پیرا ہو کر اس دنیا میں وقت کی قدر کی ہے اور اس کے تقاضوں کو پورا کیا ہے...... کامیابیوں نے ان کے قدم چوم لیے ہیں اور سرخروئی کے زریں تاج ان کے سروں پر رکھے گئے ہیں۔

قدرت نے ہم مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا...... حکومت ہماری گھر کی لونڈی تھی، دنیا کی امامت ہمیں سونپی گئی تھی اور ساری دنیا میں ہماری شان وشوکت اور عروج وکامیابی کے چرچے تھے۔

لیکن صد افسوس! ہم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کرتے ہوئے اپنے مقاصد سے دور ہو گئے جن کی تکمیل کے لیے قدرت نے ہمارا انتخاب کیا تھا۔ ابھی دنیا میں اسلامی ممالک کی سربراہی کا دعویٰ کرنے والے 57 مسلم حکمران موجود ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے صاحب اقتدار بنا کر ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ لیکن وقت کے تقاضوں سے بے خبری، دنیاوی حرص وطمع، نفس کی غلامی اور عیش پرستی کے عوض...... قدرت کی بخشی ہوئی تمام نعمتوں کو غیروں کے پاس گروی رکھ دی